تبصرۂ کتاب

نام کتاب: تاریخ دسردار عالم محمد مصطفی ﷺ

نام مؤلف: سید روح اللہ (2004-1901)، ماہ زارہ، چارسدہ، المعروف بہ کشر (چھوٹے) میاں صاحب

زبان تالیف: پشتو

صفحات: ۳۰۴

ناشر: منظور عام پریس، پشاور، ۱۹۵۵

تبصرہ نگار: ڈاکٹر محمد سید الحسنات، پروفیسر شعبۂ عربی، انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اینڈ اربیک سٹڈیز، پشاور یونیورسٹی

رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات گرامی تمام عالم کے لئے باعث رحمت اور آپ کی بعثت بنی نوع انسان کے لئے بہت بڑی نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بعد کائنات کی معزز ترین ہستی اور بزرگ ترین ذات ہونے کی حیثیت محمد رسول اللہ ﷺ کو حاصل ہے" بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر " مسلمانوں کا ایک اتفاقی فیصلہ ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر اپنا بڑا احسان اور اپنی نعمت قرار دیا ہے۔ نعمت کا شکر ادا کرنا مہذب انسانوں کا لازمی خاصہ ہوتا ہے اس لئے اس عظیم ترین نعمت کا شکر ادا کرنا بھی اسی بنا پر نہایت ضروری ہے جس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اس نعمت عظیم ﷺ کے حالات اور واقعات کا علم حاصل کیا جائے تاکہ یہ اندازہ ہو سکے کہ آپ ﷺ اپنی دنیاوی زندگی میں کن کن مراحل سے گذرے؟ کون کون سی مشکلات آپ ﷺ کو پیش آئیں اور کن کن احوال و ظروف میں زندگی کے مروجہ نظام میں انقلاب برپا کیا؟ مزید برآں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم و توقیر اور محبت رکھنا مسلمانوں کے لئے جزو ایمان قرار دیا گیا ہے اور جو چیزیں اس محبت کو بڑھاتی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کی زندگی کا اوصاف جمیلہ اور فضائل حمیدہ کو خوب بیان کیا جائے کیونکہ:

ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے

اس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات، صفات عالیہ اور سیرت پر آئے روز نئی نئی کتابیں اور مقالات لکھے جا رہے ہیں اور دنیا کے گوشے گوشے میں بسنے والے انسان اپنی ضرورت اور ذوق کے مطابق ان کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ آج اگرچہ سیرت نبوی کے ہر پہلو پر دنیا کے بیشتر زبانوں میں قابل قدر لٹریچر موجود ہے لیکن آقائے دوجہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ

تعالی کے خطاب'' وَ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ '' کے متنوع مظاہر میں سے ایک مظہر یہ بھی ہے کہ یہ سلسلہ مسلسل جاری وساری ہے ،زیر تبصرہ کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

مصنف کتاب نے کتاب کے آغاز میں اپنے شجرۂ نسب اور تعلیمی زندگی کی تفصیل بیان کی ہے۔ شجرۂ نسب کے مطابق اکتیس واسطوں سے آپ کا نسب نامہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے جاملتاہے اس طرح آپ نسبی اعتبار سے حسینی سادات میں سے ہیں۔ مسلمانوں کے درمیان سادات کو بڑی عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے چنانچہ اپنے سلسلۂ نسب کے بیان کرنے کے بعد سادات اور آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وافتخار کو آیات قرآنی اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت کیا گیاہے۔ سلسلۂ نسب کے بعد مصنف نے اپنی تعلیمی زندگی اور چند مشہور اساتذہ اور شاگردوں کے نام ذکر کئے ہیں، مصنف کی تعلیمی زندگی کے مطالعے سے معلوم ہوتاہے کہ آپ نے اپنے وقت کے مروجہ علوم دینیہ اور عقلیہ میں کمال حاصل کیا تھا تاہم یہ بات قابل توجہ ہے کہ مصنف نے حالات زندگی کے بیان میں اپنی تاریخ ولادت کا کہیں ذکر نہیں کیا نیز کتاب کا تمہیدی اور اختتامی بیان بھی تاریخ ولادت کے تذکرے سے خالی ہے۔

کتاب کے شروع میں تمہیدی کلام میں مشہور عربی مقولہ ''مَنْ صَنَّفَ فَقَدِ اسْتَهْدَفَ'' (جس نے کچھ تصنیف کیا تو اس نے اپنے آپ کو نشانہ بنادیا) ذکر کیاہے اور فرمایاہے کہ کوئی تصنیف پیش کرنا اپنے سر ایک بڑا بوجھ لیناہے تاہم مسلمان بھائیوں کو علم دین پہنچانا علمی سخاوت ہے چنانچہ اس مشہور مقولے کی پرواہ کئے بغیر میں نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زندگی کی تاریخ لکھ دی تاکہ ان کی مکی اور مدنی زندگی سے ہم باخبر ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ سے عبرت لیتے ہوئے اپنی زندگی اس کے مطابق گزاریں۔

کتاب کے شروع میں مضامین کی فہرست دی گئی ہے جس پر ایک نظر ڈالنے سے معلوم ہوتاہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس اور حیات مبارکہ کا کوئی گوشہ مصنف کی نظر سے اوجھل نہیں رہاہے چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شجرۂ نسب (ماں اور باپ دونوں کی طرف سے) کو تفصیل سے بیان کیاہے۔ سلسلۂ نسب کے بیان میں مصنف نے اپنا ایک مشاہدۂ سفر بھی ذکر کیاہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد کی قبر مدینہ میں ہے، اپنے سفر مدینہ کے دوران میں نے اسے دیکھا تو ان کے مدفن کے دروازے پر یہ اشعار لکھے ہوئے تھے (مصنف نے دو فارسی اشعار لکھے ہیں، کتاب کا صفحہ نمبر ۱۱ ملاحظہ ہو)۔ چونکہ مصنف نے اپنے سفر مدینہ کی تاریخ نہیں لکھی، نہ ہی ان غیر مشہور فارسی اشعار کے متعلق کوئی توضیح لکھی ہے اس لئے ان اشعار کے متعلق کوئی رائے دینا تحقیق طلب ہے۔

مصنف نے سیرت بیان کرتے ہوئے جابجا قرآنی آیات، آیات کی تفسیری توجیہات اور احادیث بھی ذکر کئے ہیں قرآنی آیات سے متعلق پارہ، سورۃ اور متعلقہ مقام کی وضاحت کی پابندی بیشتر مقامات پر کی گئی ہے تاہم احادیث کے مراجع و مصادر کے بیان کا التزام نہیں کیا گیا ہے لیکن جہاں جہاں کتب احادیث کے نام ذکر کئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف نے تمام اہم کتب احادیث سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ واقعات سیرت بیان کرتے ہوئے جابجا عربی اشعار بھی دیئے گئے ہیں اس طرح یہ بات یقین سے کہی جاسکتی ہے کہ مصنف نے سیرت کے مصادر اصلیہ (قرآن، تفاسیر، احادیث اور متقدمین کی کتب سیرت) سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔

واقعات کے ساتھ اگر کوئی متعلقہ فقہی مسئلہ پیدا ہوتا ہو تو آسان پیرائے میں اسے بھی قلمبند کیا ہے، وضاحت کے لئے صرف چند کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے: حجر اسود کی تنصیب کے ذیل میں استیلام حجر کے مسائل اور حکمتیں، ازواج مطہرات کے تذکرہ کے دوران تعدد ازدواج کے مسائل اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے تذکرہ کے دوران متبنیٰ کے مسائل وغیرہ۔ اسی طرح واقعات سیرت سے جو اسباق وہدایات ملتی ہیں ان کو بھی ذکر کرتے ہیں اس طرح گویا مصنف کی کتاب " تاریخ دسردار عالم محمد مصطفی ﷺ " محض سیرت و تاریخ کی کتاب نہیں بلکہ فقہ السیرۃ کی کتاب بھی قرار دی جاسکتی ہے۔ کتاب اگرچہ علاقائی زبان پشتو میں لکھی گئی ہے لیکن اپنے مواد کی وجہ سے ذخیرۂ سیرت میں اسے قابل قدر اضافہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ شاید یہ اس کی قدر و منزلت کا اعتراف ہے کہ پشاور یونیورسٹی کے شعبہ پشتو نے اس کتاب کو اپنے ایم اے کے نصاب میں شامل کیا ہے۔

ہمارے سامنے اس وقت کتاب کی ۱۹۵۵ کی اشاعت ہے جو قطعی پرکشش نہیں ، اس لئے یہ تجویز پیش کی جاتی ہے کہ آیات قرآنیہ، تفسیری اقوال، احادیث نبویہ، فقہی روایات اور اشعار کے حوالوں کی مکمل تخریج اور علمی فہارس کی فراہمی کے ساتھ اگر کمپیوٹر پر جدید رسم الخط میں اس کی طباعت کی جائے تو اس سے کتاب کی افادیت مزید بڑھ جائے گی ۔ کتاب کے مواد کو دیکھ کر اگر اس کا اردو ترجمہ کر کے قومی زبان میں پیش کیا جائے تو یہ نہ صرف ایک بڑی علمی خدمت ہو گی بلکہ کتاب کی افادیت بھی دوچند ہو جائے گی۔